263-1

"سائیں بابا کی عنایت اس کے لیے ہمیشہ موجود ہے جو اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے"۔

تھے۔ان دونوں نے جب دیکھا کہ کھانا لگ چکا ہے اور اسے کھانا شروع کرنے ہی والے ہیں تو انھوں نے اس بے موقع مداخلت پر ہیماڈ پنت سے معذرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا:-

"تم اپنی سیٹ چھوڑ کر بھاگے بھاگے آئے، دوسرے تمہارے انتظار کر رہے ہیں اس لیے مہربانی کر کے یہ اپنی چیز لے لیجئے۔ میں اس کے بارے میں ساری کہانی تمہیں بعد میں آکر بتاؤں گا"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پرانے اخبار میں لپٹا ہوا ایک پیکٹ اپنی بغل سے نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ہیماڈ پنت نے پیکٹ کھول کر جب دیکھا تو اس کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ اس میں سائی بابا کی ایک بہت ہی خوبصورت تصویر تھی۔ اسے دیکھ کر اس کا دل بھر آیا اور آنسو اس کی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گئے۔ ساتھ ہی اس کے رونگٹے بھی کھڑے ہو گئے اور اس نے اپنا سر تصویر میں بابا کے قدموں پر رکھ دیا۔ اس نے سوچا بابا نے اسے اس کرامات کے ذریعے اپنی نیک دعاؤں سے نواز دیا تھا۔ اپنے تجسس کی تسکین کے لیے اس نے علی محمد سے پوچھا کہ اس نے یہ تصویر کہاں سے پائی جواب میں اس نے بتایا کہ اس نے اسے دکان سے خریدا تھا۔ باقی تفصیلات وہ اسے بعد میں آکر بتائے گا۔ پھر اس نے اسے کہا کہ وہ جا کر کھانا کھائے کیوں کہ سب لوگ اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ہیماڈ پنت نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دونوں کو خدا حافظ کہتے ہوئے کھانے کے کمرے میں لوٹ آیا۔ بابا کی تصویر اس مرکزی جگہ پر رکھ دی گئی جو مہمان کے لیے مخصوص کر دی گئی تھی اور اس پر نوید چڑھانے کے بعد سب لوگ کھانا کھانے لگے۔ جس کو انھوں نے وقت پر ختم کیا۔ تصویر میں بابا کی خوبصورت شبیہ کو دیکھ کر ہر فرد بہت خوش ہوا اور حیران تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔

یہ ہے وہ طریقہ جس طرح سے بابا نے ہیماڈ پنت کے خواب میں کہے ہوا اپنے الفاظ کو پورا کیا۔ تصویر سے متعلق ساری کہانی کہ محمد علی نے اسے کس طرح پایا، اسے اس نے کیوں خرید کر ہیماڈ پنت کو دیا یہ سب تفصیلات اگلے باب میں دی گئی ہیں۔

وہ اکثر بابا کا دھیان کرتا تھا لیکن اس نے یہ کبھی نہ سوچا کہ بابا اس کے ہاں کھانا کھانے آئیں گے۔ تاہم بابا کے الفاظ سے بہت خوش ہو کر اس نے اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا کہ چوں کہ آج ہولی کا دن ہے اس لیے ایک سنیاسی کھانا کھانے کے لیے آنے والا ہے، جس کے لیے چاول اور بنائے جائیں۔ بیوی نے جب مہمان کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے پوچھا کہ وہ کون سنیاسی تھا اور کہاں سے آنے والا تھا تو اس نے اسے بہکانے کی بجائے یا اس لیے بھی کہ غلط فہمی پیدا نہ ہو، وہ سب کچھ سچ سچ کہہ دیا جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ بیوی نے شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ بابا وہاں کے مزیدار پکوان چھوڑ کر اتنی دور باندرا ان کی روکھی سوکھی روٹی کھانے آسکتے ہیں۔ ہیماڈ پنت نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا کہ ہو سکتا ہے بابا ان کے ہاں بذاتِ خود تشریف نہ لائیں بلکہ کسی مہمان کی صورت میں آجائیں اس لیے تھوڑے سے چاول اور بنانے سے ان کا کچھ بھی نہ جائے گا۔

اس کے بعد کھانے کی تیاری ہوتی رہی جو دوپہر تک تیار ہو گیا۔ پوجا کرنے کے بعد مورتیوں کو رنگوں کے نقش و نگار بنانے کے بعد سجا دیا گیا۔ دو قطاروں کے بیچ میں ایک جگہ مہمان کے لیے چھوڑ دی گئی ہے۔ خاندان کے سبھی افراد جن میں بیٹے، پوتے، بیٹیاں اور داماد تھے آکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور کھانے کی اشیاء کو پیش کرنے کا کام شروع ہو گیا۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو سبھی لوگ مہمان کا انتظار کر رہے تھے لیکن بعد دوپہر ہو جانے پر بھی کوئی وارد نہ ہوا۔ تب دروازے کو بند کر کے اس کی زنجیر لگا دی گئی۔ گھی پروسا گیا۔ یہ اشارہ تھا کہ کھانا شروع کیا جائے۔ اگنی دیوتا کو رسوماتی بھینٹ چڑھانے کے ساتھ ہی شری کرشن کو بھی نویدیہ چڑھا دیا گیا اور اب سب لوگ کھانا شروع کرنے ہی والے تھے کہ سیڑھیوں پر سے قدموں کی آہٹ واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ ہیماڈ پنت نے جلد ہی جا کر دروازہ کھولا اور دیکھا کہ وہاں دو آدمی علی محمد اور مولانا اسما مجاور

ساتھ آؤں گا اور کیا وہ تینوں وقت پر نہیں آئے تھے ؟ دیکھو اپنے قول کو رکھنے کے لیے میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔ میں اپنے الفاظ کے لیے جھوٹا نہیں ہو سکتا"۔ اس جواب نے جوگ کے دل کو مسرت عطا کی اور اس نے یہ سارا جواب دیو کو لکھ بھیجا۔ جیسے ہی دیو نے یہ خط پا کر پڑھا خوشی سے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ لیکن اس نے بابا کو خواہ مخواہ الزام دینے کے لیے ذہنی طور پر خود کو سزا بھی دی۔ اس نے حیرانی سے سوچا کہ کس طرح چندے کے لیے سنیاسی کے پہلے دور نے اس کو دھوکہ دیا تھا اور کس طرح وہ سنیاسی کے الفاظ کی اہمیت کو نہ سمجھ پایا تھا کہ وہ دو اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے آئے گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب بھگت خود کو پوری طرح ست گورو کے لیے وقف کر دیتے ہیں تو پھر گورو اس کا خیال رکھتا ہے کہ ان کے بھگتوں کے ہاں ہونے والی ساری مذہبی تقریبات پورے لوازمات کے ساتھ ادا کی جائیں۔

ہیماڈ پنت کا ہولی کا تہوار اور دعوت کی تقریب

آیئے اب ہم ایک اور کہانی کو لیں جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح بابا نے اپنی تصویر کی صورت میں ظاہر ہو کر اپنے بھگت کی خواہش کو پورا کیا۔

1917 ء میں پورے چاند والی رات کی ایک صبح کو ہیماڈ پنت(1) نے ایک خواب دیکھا کہ بابا نے ایک سنیاسی کی طرح لباس پہنے ہوئے نمودار ہو کر اسے جگایا اور کہا کہ وہ اس دن اس کے گھر کھانا کھانے کے لیے آئے گا۔ اس کا بیدار ہونا بھی خواب ہی کا حصہ تھا۔ مگر جب وہ خواب سے پوری طرح بیدار ہوا تو اس نے وہاں نہ تو سائی بابا کو اور نہ کسی سنیاسی کو دیکھا پھر جب اس نے خواب کو یاد کرنا شروع کیا تو اسے ایک ایک لفظ یاد آ گیا جو سنیاسی نے اس سے کہا تھا۔ اس کا پچھلے سات سال سے اگرچہ بابا سے رابطہ تھا اور

---

(1) ہیماڈ پنت اس کتاب کے اصلی مصنف ہیں۔ یہ واقعہ اُن کی اپنی زندگی کا ہے جب کہ دوسرے واقعات بابا کے دوسرے ہم عصر لوگوں نے اُنہیں بتائے یا کتابوں یا رسالوں میں بیان کیے ہیں۔

اس سے تعارف کرایا۔ دونوں پلیٹ فارم پر بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے۔ مسٹر دیو نے اسے بتایا کہ حال ہی میں ایک اور سلسلے میں چندہ جمع کرنے کی فہرست تیار کی گئی تھی اس لیے ایک دوسری فہرست دوسرے چندے کے لیے اس وقت بنانا مناسب نہ ہوگا اس لیے بہتر ہوگا کہ اگر وہ دو یا چار ماہ کے بعد وہاں آئے یہ سن کر سنیاسی وہاں سے چلا گیا۔

کوئی ایک ماہ کے بعد سنیاسی ایک بار پھر وہاں ٹانگے میں آیا اور 10 بجے صبح دیو کے گھر کے سامنے آکر رکا۔ دیو نے سوچا کہ شاید چندے کے لیے آیا ہے۔ چناں چہ اسے رسومات کی تیاری میں مصروف پا کر سنیاسی نے کہا کہ وہ چندے کے لیے نہیں بلکہ کھانا کھانے کے لیے آیا ہے۔ دیو نے کہا: ”بہت اچھا، یہ سن کر خوشی ہوئی میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ گھر آپ کا ہی ہے“سنیاسی نے کہا:

”میرے ساتھ دو لڑکے بھی ہیں“ ”ٹھیک ہے انھیں بھی لے آیئے“ دیو نے جواب دیا چوں کہ ابھی کھانے میں دو گھنٹے کا وقت تھا دیو نے اس سے پوچھا کہ اسے انھیں کہاں سے بلوانا ہوگا۔ جواب میں سنیاسی نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں وہ خود مقررہ وقت پر پہنچ جائے گا۔ دیو نے اسے دوپہر کے وقت آنے کے لیے کہا۔ چناں چہ پورے 12 بجے وہ تینوں آگئے اور کھانے میں شریک ہو گئے اور کھانا کھانے کے بعد وہ وہاں سے چلے گئے۔ جب رسومات ختم ہو گئیں تو دیو نے باپو صاحب جوگ کو بابا کے تشریف نہ لانے پر شکایت بھرا خط لکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھولا جاتا بابا نے یوں کہنا شروع کیا: ”افسوس ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے آنے کا وعدہ کر کے اسے دھوکہ دیا۔ اسے مطلع کرو کہ میں نے دو اور لوگوں کے ساتھ اس کے کھانے میں شرکت کی لیکن وہ مجھے پہنچاننے میں ناکام ہو گیا۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر اس نے مجھے بلایا ہی کیوں تھا۔“

”اس نے سوچا تھا کہ سنیاسی اس سے چندہ لینے آیا ہے۔ کیا میں نے اس سلسلے میں اس کے شکوک دور نہیں کیے اور کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں دو اور لوگوں کے

شریمتی دیو کی رسمِ ادیاپن

شری بی۔ وی۔ دیو ضلع تھانے کے ڈھانو کا معاملت دار تھا۔ اس کی والدہ نے 25 یا 30 منتیں ماننے کے ساتھ ہی ساتھ ادیاپن کی ایک رسم ادا کرنے کا بھی عہد کیا تھا۔ چناں چہ اس سلسلے میں ایک رسم ادا کرنا مقصود تھی۔ اس رسم میں 100 سے 200 براہمنوں کو کھانا کھلانا بھی شامل تھا۔ مسٹر دیو نے ایک تاریخ طے کر کے باپو صاحب جوگ کو خط لکھ کر اس سے درخواست کی کہ وہ اس کی طرف سے بابا کو رات کے کھانے میں شریک ہونے کی درخواست کریں اور یہ بھی کہیں کہ ان کے بغیر یہ تقریب مناسب طور پر مکمل نہ ہو گی۔ باپو صاحب جوگ نے بابا کو خط پڑھ کے سنایا۔ بابا نے صدق دلی سے دی گئی دعوت کو نوٹ کرتے ہوئے کہا:-

"مجھ کو جو بھی یاد کرتا ہے سب اس کے بارے میں ہر وقت سوچتا رہتا ہوں۔ مجھے کسی سواری، گاڑی، ٹانگے، ریل گاڑی یا جہاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے ایک اچھا سا جواب دیتے ہوئے لکھو کہ ہم تینوں یعنی میں تم اور تیسرا شخص وہاں جاکر تقریب میں شرکت کریں گے۔ جوگ نے دیو کو وہی اطلاع دی جو بابا نے فرمایا تھا۔ دیو کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی لیکن اسے معلوم تھا کہ بابا کہیں بھی شریری طور پر نہیں جاتے سوائے راہتا، روئی اور نیم گاؤں کے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ بابا کے لیے کوئی بات مشکل نہ تھی کیوں کہ وہ ہر چیز میں موجود تھے اور ممکن تھا کہ وہ اچانک کسی وقت بھی کسی شکل میں آجائیں اور اپنے کہے ہوئے الفاظ کو پورا کر دیں۔

اس سے کچھ دن پہلے بنگالی لباس میں ایک سنیاسی جس کا کہنا تھا کہ وہ گئو رکشا کا کام کر رہا ہے ڈانہو کے اسٹیشن ماسٹر کے پاس چندہ لینے کی غرض سے آیا۔ آخر الذکر نے اسے کہا کہ وہ قصبے میں جاکر معاملہ دار شری دیو سے مل کر چندہ جمع کرنے میں اس کی مدد حاصل کرے۔ عین اسی وقت معاملہ دار وہاں آگیا۔ چناں چہ اسٹیشن ماسٹر نے سنیاسی کا

تینتسیواں باب

بابا کی کہانی

[(1) شریمتی دیو اور دوسرے اشخاص کے ادیا پن کی تقریب میں سنیاسی کے طورپر بابا کی شرکت۔

(2) بابا کا تصویر کی شکل میں ہیماڈ پنت کے مکان میں ظاہر ہونا]

ابتدائیہ

جے ہو شری سائی سمرتھ کی جو دنیاوی اور روحانی دونوں طرح کے معاملات میں اپنے بھگتوں کو تعلیم دیتے ہیں اور زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے قابل بنا کرانھیں خوشی عطا کرتے ہیں۔ سائی بابا ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنی قوت ان میں منتقل کرتے اور ان کے اندر موجود تفریق کے احساسات کو ختم کر کے انھیں حاصل نہ ہو سکنے والی چیز کو حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ بابا بھگتوں کو گلے لگاتے ہیں، وہ جو خود کو ان کے سامنے جھکاتے اور تفریق یا دوئی کے احساس سے عاری ہو کر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔ سائی بھگتوں کے ساتھ مل کر خود بھی بھگت بن جاتے ہیں، جس طرح برسات کے موسم میں دریا سمندر کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتے ہیں اور سمندر اپنی طاقت ان میں منتقل کر دیتا ہے۔ جو خدا کے بھگتوں کی لیلاؤں کے گیت گاتا ہے خدا کو اتنا ہی یا اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جتنا کہ صرف خدا کی قدرت کے گیت گانے والا ہوتا ہے۔